

خطبہ (۲۶)

(۲۶) وَمِنْ خُطْبَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں کو (ان کی بد اعمالیوں سے) متنبہ کرنے والا اور اپنی وحی کا امین بنا کر بھیجا۔ اے گروہ عرب! اس وقت تم بدترین دین پر اور بدترین گھروں میں تھے، کھر درے پتھروں اور زہریلے سانپوں میں تم بودو باش رکھتے تھے، تم گدلا پانی پیتے اور موٹا جھوٹا کھاتے تھے، ایک دوسرے کا خون بہاتے اور رشتہ قرابت قطع کیا کرتے تھے۔ بت تمہارے درمیان گڑے ہوئے تھے اور گناہ تم سے چمٹے ہوئے تھے۔

[اسی خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے]

میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو مجھے اپنے اہل بیت کے علاوہ کوئی اپنا معین و مددگار نظر نہ آیا۔ میں نے انہیں موت کے منہ میں دینے سے بخل کیا۔ آنکھوں میں خس و خاشاک تھا مگر میں نے چشم پوشی کی، حلق میں پھندے تھے مگر میں نے غم و غصہ کے گھونٹ پی لئے اور گلوگرفتگی کے باوجود حنظل سے زیادہ تلخ حالات پر صبر کیا۔

[اسی خطبہ کا ایک تجزیہ ہے] ۱

اس نے اس وقت تک معاویہ کی بیعت نہیں کی جب تک یہ شرط اس سے منوانہ لی کہ وہ اس بیعت کی قیمت ادا کرے۔ اس بیعت کرنے والے کے ہاتھوں کو فتح و فیروز مندی نصیب نہ ہو اور خریدنے والے کے معاہدے کو ذلت و رسوائی حاصل ہو۔ (لواب وقت آگیا کہ) تم جنگ کیلئے تیار ہو جاؤ اور اس کیلئے ساز و سامان مہیا کر لو۔ اس کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں اور پٹیس بلند ہو رہی ہیں اور جامہ صبر پہن لو کہ اس سے نصرت و کامرانی حاصل ہونے کا زیادہ امکان ہے۔

--☆☆--

إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ نَذِيرًا لِلْعَالَمِينَ، وَآمِينًا عَلَى التَّنْزِيلِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ عَلَى شَرِّ دِينٍ، وَفِي شَرِّ دَارٍ، مُنِيخُونَ بَيْنَ حِجَارَةٍ خُشْنٍ وَحَبَاتٍ صَمٍّ، تَشْرَبُونَ الْكِدْرَ، وَتَأْكُلُونَ الْجَشِبَ، وَتَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ، وَتَقْطَعُونَ أَرْحَامَكُمْ، الْأَصْنَامُ فِيكُمْ مَنْصُوبَةٌ، وَالْأَثَامُ بِكُمْ مَعْصُوبَةٌ.

[وَمِنْهَا]

فَنظَرْتُ فَإِذَا لَيْسَ لِي مُعِينٌ إِلَّا أَهْلُ بَيْتِي، فَضَنَنْتُ بِهِمْ عَنِ الْمَوْتِ، وَأَغْضَيْتُ عَلَى الْقُدَى، وَشَرِبْتُ عَلَى الشَّجَا، وَصَبَرْتُ عَلَى أَخْذِ الْكُظْمِ، وَعَلَى أَمْرٍ مِنْ طَعْمِ الْعَلَقَمِ.

[وَمِنْهَا]

وَلَمْ يُبَايِعْ حَتَّى شَرَطَ أَنْ يُؤْتِيَهُ عَلَى الْبَيْعَةِ ثَمَنًا، فَلَا ظَفِرَتْ يَدُ الْبَائِعِ، وَخَزِيَتْ أَمَانَةُ الْمُبْتَاعِ! فَخَذُوا لِلْحَرْبِ أَهْبَتَهَا، وَاعِدُوا لَهَا عُدَّتَهَا، فَقَدْ شَبَّ لَظَاهَا، وَعَلَا سَنَاهَا، وَاسْتَشْعِرُوا الصَّبْرَ، فَإِنَّهُ أَدْعَى إِلَى النَّصْرِ.

-----☆☆-----

حضرت نے نہروان کی طرف متوجہ ہونے سے قبل ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس کے تین ٹکڑے یہ ہیں: پہلے ٹکڑے میں بعثت سے قبل جو عرب کی حالت تھی اس کا تذکرہ فرمایا ہے اور دوسرے حصے میں رسول ﷺ کی رحلت کے بعد جن حالات نے آپ کو گوشہ عزلت میں بیٹھنے پر مجبور کر دیا تھا ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور تیسرے حصے میں معاویہ اور عمرو بن عاص کے درمیان جو قول و قرار ہوا تھا اس کا ذکر کیا ہے۔ اس باہمی معاہدہ کی صورت یہ تھی کہ جب امیر المؤمنین علیؑ نے جریر ابن عبد اللہ بکلی کو بیعت لینے کیلئے معاویہ کے پاس روانہ کیا تو اس نے جریر کو جواب دینے کے بہانے روک لیا اور اس دوران میں اہل شام کو ٹٹولنا شروع کیا کہ وہ کہاں تک اس کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ چنانچہ جب انہیں خون عثمان کے انتقام پر ابھار کر اپنا ہمنوا بنا لیا تو اپنے بھائی عتبہ ابن ابی سفیان سے مشورہ کیا۔ اس نے رائے دی کہ اگر اس کام میں عمرو ابن عاص کو ساتھ ملا لیا جائے تو وہ اپنی سوجھ بوجھ سے بہت سی مشکلوں کو آسان کر سکتا ہے، لیکن وہ یوں ہی تمہارے اقتدار کی بنیادوں کو مستحکم کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہوگا، جب تک کہ اس کی منہ مانگی قیمت حاصل نہ کرے گا۔ اگر تم اس کیلئے تیار ہو تو وہ تمہارے لئے بہترین مشیر و معاون ثابت ہوگا۔ معاویہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور عمرو ابن عاص کو بلا کر اس سے گفتگو کی اور آخر یہ طے پایا کہ وہ حکومت مصر کے بدلے میں امیر المؤمنین علیؑ کو مورد الزام ٹھہرا کر قتل عثمان کا انتقام لے گا اور جس طرح بن پڑے گا معاویہ کے شامی اقتدار کو متزلزل نہ ہونے دے گا۔ چنانچہ ان دونوں نے معاہدہ کی پابندی کی اور اپنے قول و قرار کو پوری طرح نبھایا۔

☆☆☆☆☆